منقبت

کیا منزلت ہے مرتبہ کیا شاندار ہے
زہراؑ حسنؑ حسینؑ کی پروردگار ہے

ہو کے بلند دیکھتی ہے مسجدِ نبیؐ
اے بی بیؑ تیرا کتنا مقدس مزار ہے

اُٹھیں نہ کیوں رسولؐ بھی تعظیم کے لئے
زہراؑ کے گِرد نورِ خدا کا حصار ہے

قرآن آپ غور سے پڑھ کر تو دیکھئے
زہراؑ کی منقبت ہے بڑی شاندار ہے

چکی چلا کے یہ ہی چلاتی ہیں کائنات
اِن کی کنیز گردشِ لیل و نہار ہے

مسند پہ بیٹھے کانپ رہے ہیں فدک کے چور
خطبہ ہے یہ بتولؑ کا یا ذوالفقار ہے

جسنے ستایا فاطمہؑ بنتِ رسولؐ کو
لعنت اُس آدمی پہ کہو بے شمار ہے

بنتِ نبیؐ کی شان میں کیسے بیاں کروں
سجدہ بھی اِن کے سامنے سجدہ گزار ہے

چلتی ہے صرف آلِ محمدؐ کے حکم سے
وہ کشتی جس پہ نوحؑ کی کشتی سوار ہے

ہاں ہاں ارے منافقوں یہ ہی تو ہے نفاق
بیٹی سے بغض تم کو محمدؐ سے پیار ہے

مقروض کا تو حج نہیں ہوتا کہاں چلے
تم پر تو سارا اجرِ رسالت اُدھار ہے

آیا جو شیخ ہم نے فرشتوں سے یہ کہا
بھیجو اِسے اِدھر یہ ہمارا شکار ہے

اُس کو کسی دوا سے بھی ملتی نہیں شفا
وہ آدمی کہ جس کو بخاری بخار ہے

آلِ نبیؐ کے ذکر سے لگتی ہے تیرے آگ
قسمت میں تیری موت سے پہلے فشار ہے

پوچھا جو میں نے شیخ کہاں جا کے مر گیا
فر فر لکھا قلم نے کہ اب تک فرار ہے

کہتے ہیں جس کو گوھرؔ نایاب اصل میں
ذرہ نجف کی خاک کا وہ خاکسار ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ: گوھرؔ جارچوی